سوال

(39) سوال بابت تقلید

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال بابت تقلید

اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ عرصہ چند یوم کا ایک مولوی صاحب ہمارے قصبے میں تشریف لائے وہ فرماتے تھے کہ تقلید واجب بالفرض ہے اس واسطے کہ **اولی الامر منکم** قرآنی آیت سے اللہ ورسول ﷺ کے ساتھ تیسرے کے حکم ماننے کے واسطے بھی حکم دیا گیا ہے اور یہ ارشاد باری تعالیٰ کا حکم عام ہے۔ اور آئمہ اربعہ کی طرف اشارہ بھی ہوسکتا ہے۔ پس اللہ کا حکم یعنی قرآن اور رسول ﷺ کا امر یعنی حدیث کے ماننے کے ساتھ ہی امام حاکم کا بھی حکم مانتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو امام کی بعیت نہ کرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ امام کی بعیت کرنی بھی واجب ٹھری جب امام کی بعیت کی جائے گی تو اس کی تقلید بھی کرنی پڑے گی یعنی امور دین میں ان کے حدیث قرآن سے استنباط کئے ہوئے احکام ماننے پڑھیں گے جب ان کا حکم مانا گیا تو گویا ان کی تقلید کی گئی جب امام کا حکم مانا گیا تو پھر بھی مقلد ٹھرا۔ جب مقلد ہوناثابت ہوا۔ تو جس کو چاہے وہ اپنا امام تسلیم کرے۔ اور اس کے استنباط کیے ہوئے مسائل پر عمل کرے۔ ہم احناف کے جد امجد باپ دادا نے اما ابو حنیفہ کو اپنا امام تسلیم کیا اور ان کی بعیت کی اور ان کے مقلد بنے زمانہ گزرتا گیا جب ہم ان کے مکان میں پیدا ہوے تو فطرتا انہوں کا ہی مذہب اختیار کرنا پڑا اور آباد اجداد کی بعیت کو ہم نے اپنی بعیت سمجھ کر آباء کے امام کی تقلید کرنے لگے۔ جیسے صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین کیا اولاد آپ ﷺ کے بعد جو پیدا ہوئی انہوں نے حضور ﷺ سے بعیت نہ کی لیکن اپنے دادا کی بعیت شدہ پر ہی اکتفاء کی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الجواب بعون الوہاب صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ

1۔ تقلید شخصی قطعا ناجائز ہے۔ قرآن مجید کی آیت **اولی الامر منکم** سے تقلید کا استنباط قطعاً غلط ہے کیونکہ آیت ہذا میں **منکم** کا لفظ ظاہر ہے۔ جو تم میں سے امیر ہو اس کی اطاعت کرو۔ نہ یہ کہ تقلید کرو آیت۔ قرآن

نے تقلید کی جڑ کاٹ دی۔ تقلید کے معنی ہیں۔ بغیر کسی کے دلیل کے کسی کی بات مان لینا اور اطاعت کے معنی دلیل کے ساتھ ساتھ کسی کا کہنا ماننا ہے۔ امام وقت کی بعیت کر لینے سے لازم نہیں آتا کہ تقلید کرے۔ بلکہ امام وقت اگر قرآن وحدیث کے خلاف کوئی حکم دے۔ تو وہ اس کا حکم چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے۔

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق جب کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے اللہ اور رسول کے فرمان کے مقابلے میں کسی کی تقلید نہیں کی۔ تو کیس دوسرے کو تقلید کب روا جائز

ہو سکتی ہے۔ یہ بات بھی غلط ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی اولاد نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت نہ کی تھی۔ تو انہوں نے بعد کے لوگوں کی تقلید کی اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے بعد لوگوں اور خود صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے خدا اور رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق امام وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام وقت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وامام عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وامام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع واطاعت کی۔ (فتاویٰ ستاریہ جلد 4 صفحہ 103)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 145-146

محدث فتویٰ